72355-انکشاف ہواکہ بیوی کے ایک شخص سے ناجائز تعلقات تھے، اب وہ توبہ کرچکی ہے کیا اسے طلاق دے دی جائے

سوال

میں ایک دیندار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں اورالحمد للہ ایک دیندار گھرانے میں ہی میری شادی ہوئی میرا سسر داعی دین اور مصلح افراد میں سے ہے، اوراس کی ساری اولاد حافظ قرآن ہے، مشکل یہ ہے کہ میری بیوی ان آخری ایام میں بہت بدل چکی ہے، مجھ پرانکشاف ہواکہ اس کے ایک شخص کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے، ابتدا میں تو ٹیلی فون کے ذریعہ رابطہ ہوا اور پھر کئی ایک ملاقاتیں بھی ہوئیں.

جب سے یہ انکشاف ہوا ہے میری بیوی صاحب فراش بن کررہ گئی ہے اوراس کی نفسیاتی حالت بھی خراب ہوچکی ہے، اوروہ اپنے کیے پرنادم ہے، جب میں نے اس سے بات چیت کی تواس نے قسم اٹھا کر کہا کہ اس نے زنا کا توارتکاب نہیں کیا، بلکہ ملاقات بات چیت کی حد تک ہی رہی ہے، بیوی نے بتایا کہ وہ اس سے دور رہنا چاہتی تھی، لیکن اس شخص نے دھمکی دی اوربلیک میل کیا، اب وہ اپنے کیے پرنادم ہے، اس پراثرانداز ہونے والے اسباب میں درج ذیل سبب شامل ہیں:

میں اپنی بیوی سے بہت ہی کم بات چیت کرنے والا شخص ہوں، اوراس کے جذبات پورے نہیں کرتا.

آخری ایام میں میں اپنے گھروالوں کورہائش لے کر نہیں دے سکا.

میں نے بیوی کو مستقل طورپراس کی رشتہ دار لڑکیوں سے ملاقات دے رکھی تھی، اورمجھے علم نہیں تھا کہ یہ لڑکیاں خراب ہیں انہوں نے میری بیوی کو بھی اس گندگی میں دھکیل دیا.

شادی سے قبل میں نے کچھ کبیرہ گناہوں (مثلا زنا بلکہ اس سے بھی سخت) کاارتکاب کیا، میراخیال ہے کہ اللہ نے مجھے اس کی سزادی ہے.

آخری ایام میں میری بیوی کی نفسیاتی حالت بہت خراب تھی حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہوا، لیکن اب میں اللہ کوگواہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ اس گناہ سے توبہ کرچکی ہے، وہ روتی رہتی ہے اور تسلیم نہیں کرتی کہ یہ کام ہوا ہو، میری اس سے اولاد بھی ہے.

میرا سوال یہ ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے: کیا میں اسے طلاق دے دوں، حالانکہ مجھے اس کی توبہ کا یقین بھی ہوچکا ہے اورکیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟

اپنی اولاد کواس کے ساتھ رکھنا اور دوسری شادی کرنا میرے لیے عذاب ہے، کیا میں اس کا یہ گناہ معاف کرکے اس کے لیے اوراپنے غم وپریشانی سے نجات کی دعا کروں؟

اورکیا اگر میں ایسا کرلیتا ہوں تو کہیں دیوث تو نہیں کہلاؤنگا جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف بیان کیا ہے، گھر تباہی کی طرف جارہا ہے.

پسندیدہ جواب

اول:

آپ دونوں نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا اس پرآپ دونوں کی توبہ پرآپ کو مبارکباد دیتے ہیں، کیونکہ توبہ کرنا اللہ سبحانہ وتعالی کا فضل عظیم ہے اورپھر اللہ سبحانہ وتعالی نے خود بھی اپنے سب مومن بندوں کو توبہ کرنے کی دعوت دی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اے مومنو تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کروتاکہ تم کامیاب ہوسکو}.النور(31).

آپ دونوں کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندے کی توبہ پر بہت خوش ہوتا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے ، جب تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اللہ کو اس بندے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کی سواری کسی بیابان جنگل میں گم ہوجائے جس پر اس کا کھانا پینا اور زادراہ تھا ، وہ اس کے ملنے سے ناامید ہوجائے اور ایک درخت کے نیچے آکر لیٹ جائے ، وہ اپنی سواری سے ناامید ہوچکا ہو اور اچانک اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہو تو وہ سواری کی نکیل پکڑکر خوشی کی شدت سے یہ کہہ ڈالے :

اے اللہ تم میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں !اسے خوشی کی شدت میں علم ہی نہ رہے کہ اس نے غلط بات کہہ ڈالی ہے اللہ اس سے بھی زیادہ بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5950) صحیح مسلم حدیث نمبر (2747).

اور آپ دونوں یہ بھی علم رکھیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے توبہ کرنے پر گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے.

فرمان باری تعالی ہے :

.{مگر جو کوئی توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک وصالح اعمال کرے ، تو اللہ سبحانہ وتعالی انہیں لوگوں کی برائیاں نیکیوں میں بدل دیتا ہے ، اور اللہ سبحانہ وتعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے }.الفرقان (70).

لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی توبہ صحیح ہو، صحیح توبہ میں درج ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے :

پہلی شرط :

فوری طور پر گناہ کو چھوڑ دیا جائے.

دوسری شرط :

اپنے فعل پر نادم ہو.

تیسری شرط :

آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کیا جائے.

دوم :

بلاشک وشبہ آپ کی بیوی نے جو کچھ کیا وہ بہت ہی برا کام تھا ، لیکن جب وہ اس کام سے توبہ کرچکی ہے ، اور اس کی یہ توبہ اس کی پہلی حالت میں لانے میں اس کی مددومعاون ثابت ہوگی بلکہ اس سے بھی بہتر حالت ہوجائيگی.

ہم یقینی طور پر تو بالجزم اس کے ساتھ رہنے کا نہیں کہہ سکتے ، لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ :

اگر آپ دیکھیں کہ اس نے سچی توبہ کرلی ہے، اور وہ اپنے کیے پر بہت شدید نادم ہے، اور اس کی حالت میں تبدیلی پیدا ہوئی اور وہ اچھی حالت میں آئی ہے، اور اس کی معصیت وگناہ کا آپ پر سلبی اور منفی اثر نہیں پڑیگا، کہ آپ اس میں شک کریں اور بغض رکھیں.

تو ہماری رائے یہی ہے کہ آپ اسے اپنے نکاح میں ہی رکھیں، تاکہ وہ اپنی توبہ کی حفاظت کرے، اور آپ کی اولاد کو ضائع اور تباہ ہونے سے محفوظ کرسکے.

ہمیں امید ہے کہ اس کی حالت ایسی ہی ہوگی یعنی وہ توبہ کے بعد پہلے سے بھی زیادہ نیک و صالح ہوگی، اور امید ہے کہ آپ اسے حسن معاشرت سے اپنے ساتھ رکھیں گے، اور جو کچھ اس سے ہوا اس کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوگا، خاص کر جب آپ یہ بیان کرچکے ہیں کہ آپ سے بھی فحش کام اور معصیت وگناہ کا ارتکاب ہوچکا ہے، اور پھر آپ نے بھی اللہ کے فضل و کرم سے ان کاموں کے ارتکاب سے توبہ کرلی.

بلاشک وشبہ آپ نے اپنی بیوی کے حقوق میں جو کوتاہی روا رکھی ہے اس کی بنا پر بیوی کی آپ سے نفرت اور گناہ کے ارتکاب میں بہت بڑا دخل ہے، اگرچہ بیوی کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے بارہ میں متنبہ رہیں، اور آپ پر اللہ سبحانہ و تعالی نے بیوی اور بچوں کے جو حقوق واجب کیے ہیں ان کی صحیح طور پر ادائیگی کریں.

اور بیوی کے آپ پر حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ سچی توبہ کرنے میں آپ اس کے مدد و معاون ثابت ہوں، اور آپ اس کی خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کریں، اور ہر قسم کی برائی اور غلط کام سے اسے بچا کر محفوظ رکھیں، اور آپ کے لی جائز نہیں کہ بیوی کو ایسے افراد سے ملنے کی اجازت دیں جو اسے خراب اور گمراہ کرنے کا باعث بنیں، چاہے وہ اس کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں.

کیونکہ آپ اپنے گھر اور بیوی بچوں کے نگران و حاکم ہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے روز قیامت آپ سے اس ذمہ داری کے بارہ میں دریافت کرنا ہے، کہ آیا آپ نے اللہ کا واجب کردہ حق ادا کیا تھا یا نہیں.

ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپ اپنی بیوی کی معصیت و نافرمانی کی پردہ پوشی کریں، اور آپ اس کی توبہ پر اس کا شکریہ ادا کریں اور اس کی توبہ کو سراہیں، اور اسے اپنے ساتھ اپنے نکاح میں ہی رکھیں.

بیوی کی توبہ و استغفار کے بعد اسے اپنے ساتھ نکاح میں رکھنا دیوثیت نہیں ہے، بلکہ دیوثیت تو یہ ہے کہ بیوی توبہ نہ کرے اور اپنے فحش کاموں پر مصر ہو، اور حرام تعلقات قائم رکھے اور آپ اس پر خاموش ہوجائیں، ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ کی بیوی اس سے سچی اور خالص توبہ کرچکی ہے.

واللہ اعلم.